41702 ـ حج کی ادائیگی فوری طور پر واجب ہے

سوال

کیا استطاعت رکھنے کے باوجود کسی شخص کے لیے کئی برس تك فرضی حج کو مؤخر کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جو شخص حج کی استطاعت رکھتا ہو اور حج کے فرضی ہونے کی تمام شروط متوفر ہوں تو اس پر فورا حج فرض ہو جاتا ہے اس لیے اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنی جائز نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی اپنی مایہ ناز کتاب " المغنی " میں کہتے ہیں:

" جس پر حج واجب ہو چکا ہو اور وہ اس کے لیے حج کرنا ممکن بھی ہو تو اس پر حج کی فوری ادائیگی واجب ہو گی، اور اس کے لیے حج کی ادائیگی میں تاخیر کرنی جائز نہیں، امام ابو حنیفہ اور امام مالك رحمہما اللہ تعالی کا قول یہی ہے.

کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور لوگوں پر اللہ تعالی نے حج فرض کیا ہے جو وہاں تك پہنچنے کی استطاعت رکھے، اور جو کوئی کفر کے تو اللہ تعالی (اس سے) بلکہ سارے جہان والوں سے بے پرواہ ہے آل عمران (97).

امر فورا پر دلالت کرتا ہے، اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مروی ہے:

" جو حج کرنا چاہتا ہے وہ جلدی کرے "

مسند احمد، ابو داود، اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے، اور مسند احمد اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ:

" ہو سکتا ہے مریض بیمار ہو جائے، اور سواری گم ہو جائے اور کوئی ضرورت پیش آجائے "

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے. انتہی کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

امر فورا پر دلالت کرتا ہے کا معنی یہ ہے کہ:

مکلف پر واجب ہے کہ اسے جس کام کا حکم دیا جارہا ہے جیسے ہی اس کا کرنا ممکن ہو اسے فوری طور پر سرانجام دے، اور اس میں بغیر کسی عذر کے تاخیر کرنی جائز نہیں ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا حج فوری طور پر واجب ہوتا ہے یا کہ اس میں تاخیر ہو سکتی ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" صحیح یہی ہے کہ حج فوری طور پر واجب ہوتا ہے، اور جو انسان بیت اللہ کا حج کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اس کے لیے تاخیر کرنا جائز نہیں، اور اسی طرح باقی شرعی واجبات میں بھی جب اس میں کسی وقت یا سبب کی قید نہ لگائی گئی ہو تو وہ فوری طور پر واجب ہوتے ہیں" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (21 / 13).

واللہ اعلم .